

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۳ عہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب } ایڈیٹر
مینو منزل وارث روڈ لاہور
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔ اے ایمپرس روڈ۔ لاہور مینیجر

نور افشاں

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیئے۔ اور مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں ✣

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۲ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۴ اپریل ۱۹۲۴ء | نمبر ۱۱

غزل

از قلم جناب بھگوانداس۔ فرشتہ

رنگ لائی ہے جہاں میں مسیحائی آپ کی — بھر گئی ساری خدائی میں دوہائی آپ کی
کرتی ہے کیا کیا لہو پانی جدائی آپ کی — دل بھر آیا، رو دیئے جب یاد آئی آپ کی
آگے آگے آپ پیچھے ہم گنہگاروں کی صف — لے چلی جنت میں ہم کو پیشوائی آپ کی
تھی مری قسمت کہاں پایا مسیح منجی تجھے — اے خدا قربان یہ ہے کبریائی آپ کی
اے خوشا کونین جنت میں ہمیں بلوائیے — سلطنت سے ہو فزوں فرشتہ کو گدائی آپ کی۔

داستانِ زندگی

کچھ ہوئے خاموش ایسے کشتگانِ زندگی — بولتے تک اب نہیں ہیں خستگانِ زندگی
لطف کچھ اس میں ہے اے دلدادگانِ زندگی — ہو درخشاں صورتِ خورشید شانِ زندگی
غافلو فکرِ چراغِ گور بھی کچھ چاہیئے — گُل ہوئی جاتی ہے شمعِ شبستانِ زندگی
کیا پرستارانِ دنیا کی سمجھ میں آئیگی — سمجھینگے اہلِ بصیرت ہی زبانِ زندگی
ہم جو ہستی میں عدم سے آئے تو کیا راز تھا — امتحانِ موت تھا یا امتحانِ زندگی؟
مرتے دم اے چارہ گر نہ حالتِ بیمار پوچھ — کچھ ہی پوشیدہ اسی میں داستانِ زندگی
جامِ ہستی قرب ہے کہ موت کے ہاتھوں سے چھوٹ — الوداع اے ساقیِ بزمِ جہانِ زندگی

ہے بہت یہ رنگ مرغوبِ طبع اہلِ زباں — دوست سیکھیں آپ بھی طرزِ بیانِ زندگی

دوست جالندھری

غزل

قدم پا کر شفیعِ عاصیاں کا — زمیں بن بن گیا سر آسماں کا
لیا جب نام شاہِ دوجہاں کا — لبوں نے تل کے منہ چوما زباں کا
جسے کہتی ہے دنیا ابرِ رحمت — وہ دامن ہے شفیعِ عاصیاں کا
تڑپنے سے جو حاصل ہے تسلی — یہ دل ہی غم ہے کس آرامِ جاں کا
اِدھر اک جوشش پریشانِ کریمی — اُدھر اک لطف شاہِ دوجہاں کا
غمِ کونین سے چھوٹی یہ اُمت — یہاں کا غم نہ کچھ کھٹکا وہاں کا
مسیحِ مصلوب نے سن لو فرشتہ — تمہیں محرم کیا رازِ نہاں کا

غزل

از قلم مسٹر ولیم سنگھ غم

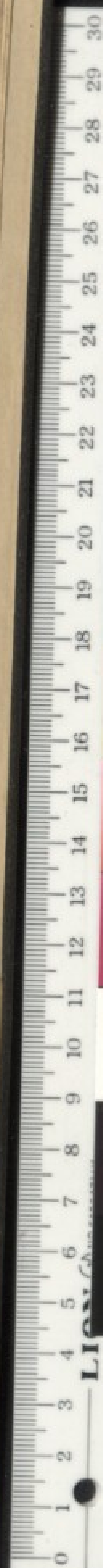
تو ہر دل کو جیسے ہے بھانے کے قابل — ترے ناز ہیں بس اٹھانے کے قابل
میں ڈھونڈتا ہوں تجھ کو مسیحا ہر اک جا — کہ دارو ہے تیرا جلانے کے قابل
پکارونگا تجھ کو میں محشر میں عیسیٰ — تو ہی ہے خطائیں مٹانے کے قابل
میں الفت کا تیری سدا دم بھرونگا — یہ دنیا نہیں دل لگانے کے قابل

گناہوں کے زخموں پہ اے غم یقیناً
ہے عیسیٰ ہی مرہم لگانے کے قابل

اسوشیئیٹ ریفارمڈ پریسبٹیرین مشن ڈسٹرکٹ منٹگمری

پیارے ناظرین اس مشن کے ابتدائی حالات کو قلمبند کرنا خالی از لطف و ہمت افزائی کے نہ ہوگا۔ اب پیشتر اس کے کہ میں کچھ تذکرہ بالا مشن کے حالات تحریر کروں۔ آپ کی عالی توجہ کی عنان کو تھوڑی دیر کے لئے ضلع (ساہیوال) منٹگمری کی طرف پھیرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے یقین کامل ہے کہ خوانندہ و ناخوانندہ پنجابی کو اپنے ہمسایہ ضلع کی کوئی نہ کوئی خوبی تو ضرور ہی یاد ہوگی۔ گو بہر نو رابری دوآب کے کنے سے ایسی بیس فیصدی جہالت اصلی باشندگان سے دور نہیں ہوئی۔ جبکہ ہماری مہربان سرکار عالیہ نے صوبہ کے غیر اضلاع سے بہت سے اشخاص کو ان کی نیک خدمات فوجی اور سول کے سبب سے بہت سی زمین انعام و دیگر شرائط پر دیکر سرفراز کر کے اس ضلع کو وہ سکونت پذیر قرار دیا۔ لیکن راقم کی ناقص عقل اس امن و آرام کی زندگی بسر کرنے کے اعلیٰ فائدہ کو جو باریک بین سرکار کا ان معاملات میں ہے اس کو طول دیکر مشتہر کرنے کو تیار ہے کہ اصلی باشندگان ان ذی رتبہ امن پسند رعایا کی روزمرہ زندگی سے فیضیاب ہو کر ویسی زندگی بسر کریں۔ پر اس حالت میں بھی ابھی تک کوئی نمایاں ترقی نہیں نظر آئی۔ اس میں شک نہیں ہے کہ ابھی تک گرد و غبار و خشکی گرمی و چوری چکاری سے ضلع ہذا کا دامن لبریز ہے۔ اس پر افسوس کا مکان ہے کہ سبزی و ترکاری کا و گھر نہر کے ہونے کے سبب سے بھی لاہور و راولپنڈی سے سستا ہے اور بیچارے اہلکاران محکمہ کے لئے مکانات کی قلت و زیادتی کرایہ پنجاب کے دارالسلطنت سے کم نہیں ہے۔ ایسے خشک علاقہ میں پنجاب کے دیگر اضلاع کی نسبت انسانی زندگی بسر کرنا تکلیف سے خالی نہیں یہ تو جسمانی زندگی بسر کرنے کا قلیل سا احوال ہے لیکن دینی حالت علاقہ کی اس سے بھی گئی گذری تھی۔ عوام الناس نہ صرف مسیحی اشخاص سے متنفر بلکہ سچائی کے چشمے یعنی منجی ہر دو جہان سے بالکل ناواقفیت رکھتے تھے۔ گو خداوند کی رحمت سے دیگر اضلاع صوبہ میں بلکہ دیگر صوبہ جات ہند میں انجیلی پیغام پھیلانے کے ہر طرح کے وسائل اپنی عملی زندگی میں زوروں پر تھے۔ لیکن ضلع ہذا میں شعاع آفتاب زندگی کی کرنیں پوری دھندلاہٹ میں ڈگمگاتی نظر آتی تھیں۔ ایسے نازک وقت میں چرچ آف گاڈ فینیقہ مشن کا کام چند ایام تک مثل شمع کی زندگی بسر کر کے کوچ کا نقارہ بجا کر ہمیشہ کے لئے ضلع موصوف سے معدوم ہوگیا۔ اس کے بعد تھوڑی دیر کے لئے ایم۔ ایس مشن کا کام بھی ترقی پذیر ثابت نہ ہوا۔ اور نہ ہی انڈین نیشنل مشنری سوسائٹی کا کام کوئی پھل لایا وہ غریب قوم جس میں کام کی کامیابی تھی۔ وہ سب ہماری مشن کے کام شروع ہونے سے پہلے اسلام کی طرف پھر چکے تھے اور اس طرح سے شہر کا کام ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا۔ اور دیہاتی کام میں خستہ و شکستہ حالت میں بکھرا ہوا پڑا رہا۔

ایسے پُر درد نازک وقت میں زمانہ نے اپنی کروٹ بدلی اور جہاں کہ تاریکی کا عالم طاری تھا انجیلی پیغام سنانے کے لئے آج سے ٹھیک ۷ سال ۵ دن ہوئے خداوند نے اپنی رحمت و فضل سے اپنے بندے ہمارے بزرگ پادری اے۔ جے رینن صاحب مشنری کو مع بزرگ میم صاحبہ اور فرزند ارجمند بابا آرتھر (امریکہ برائے تعلیم) اور پیاری بیٹی مس میری (مسز گیانش) اور ہماری ہر دلعزیز لیڈی ڈاکٹر مس جے الگزینڈر صاحبہ کی کبیرہ ہمشیرہ مس ایم الگزینڈر صاحبہ کے ساتھ ۵ نومبر ۱۹۱۵ء کو منٹگمری شہر میں وارد کیا۔ ابتدا میں کسی کام خاصکر مشنری کام میں جو مصیبتیں و تکالیفیں ہر زمانہ میں ہمارے بزرگ مشنری صاحبان کو سہنی پڑیں ہیں وہ تو اظہر من الشمس ہیں۔ لیکن ضلع ہذا جو پنجاب کے دیگر اضلاع کی نسبت زیادہ وحشیانہ زندگی بسر کر رہا تھا اس میں کام کو شروع کرنا امر محال تھا تو بھی ہمارے بزرگ پادری صاحب نے خداوند سے ہمت پا کر کام شروع کیا۔ جسمانی تکالیف کا انبوہ بیشک اس نئے مشنری بچے کے لئے سخت تھا۔ شروع میں زبان سے ناواقفیت امریکہ کی آب و ہوا کہاں اور منٹگمری کی کہاں۔ اس پر ایسے خشک علاقہ میں جہاں کے بہت سے باشندے تعلیم دنیاوی سے محروم ان میں کام کرنا خالہ جی کا گھر نہیں تھا۔ لیکن روحانی زندگی کی بے بہا برکت ان کو ہر وقت ۔۔۔۔ تازہ دم و خوش رکھتی تھی۔ اس طرح سے تمام اقسام کی تکالیف کا سامنا کرتے ہوئے آخرش دینداروں کی دعاؤں اور محنتوں نے اپنا ثمرہ دکھایا اور ۱۹۲۱ء میں ہمارا پہلا گرجہ گھر میکڈانل موریل چرچ کی پاک عمارت شہر میں تیار ہوئی جس میں ۱۵۰ ممبروں کی نشست کے لئے جگہ ہوئی۔ اس مقدس عمارت کے ہونے کی سخت ضرورت تھی اور اسی پر کام کی ترقی کی نیو خداوند نے ڈالی۔ اس وقت مجھے اپنے پرانے عزیز بزرگ مسٹر آر سی بینرجی صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈی سی۔ آر او سی۔ منٹگمری اور ان کی سرگرم مسیحی اہلیہ کا ذکر انکی دلی سچی خدمات کا جو آپ نے ابتدائی مشن کے کام میں کیں واجب معلوم دیتا ہے۔ بمالشکر ہم مشن سے باہر کام کرنے والوں سے خدا اپنی خدمت لیوے جس سے کہ اس کا پاک نام بالا ہووے اور اس طرح سے ہماری زندگیوں کو اپنے جلال کیلئے قبول فرما دے (باقی باقی)



نورافشان

مطبوعہ ۱۴ مارچ ۱۹۲۴ء

اچھوت سدھار

ہمارے ہندو بھائی اچھوت سدھار پر کمر باندھ چکے ہیں۔ ہر ایک اخبار میں اور اُن کی ہر ایک مذہبی و ملکی محفل میں اس پر زور دیا جا رہا ہے۔ وہ سدھار کی عجیب و غریب صورتوں پر زور دے رہے ہیں جو مندرجہ ذیل قسم کی ہیں۔ مثلاً اچھوتوں کو اپنے کنوؤں سے پانی بھرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ ان کو اپنے مندروں میں ٹھاکروں کے درشن کرنے کی اجازت دے رہے ہیں۔ اُن سے اچھوت کو دور کرنے کے لئے کھان پان کے بھی ایک حد تک دروازے کھولنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے بچوں کو سرکاری مدارس میں تعلیم پانے کی اجازت بھی دیا چاہتے ہیں۔ مگر اس سے زیادہ کچھ کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ اگر اچھوت سدھار کے یہی معنی ہوں تو یہ معنی اچھوتوں کا ہرگز سدھار نہیں کرتے۔ بلکہ ان معانی سے ہندو صاحبان اپنا سدھار تجویز کرتے ہیں۔ اچھوت تو عملاً اچھوت ہی رہینگے وہ شودر ہونے کی قید سے نکالے نہ جائینگے۔ صرف زمانہ حال کی مشکل کو حل کرکے ہندو صاحبان ان سے ویسا ہی سلوک روا رکھینگے جیسا کہ اب تک روا رکھا گیا۔ پر فی الحال اچھوتوں کو ضرور ہندو بنایا چاہتے ہیں۔ اچھوتوں کو چاہئے کہ وہ اس وقت اڑ جائیں۔ اچھوت سدھار کرنے والوں سے اسبات کا مطالبہ کریں کہ انکو ملکی و قومی و مذہبی حقوق ہند کے برہمنوں، چھتریوں، ویشیوں کے برابر ملیں۔ اگر اچھوت سدھاری یہ جملہ حقوق دیا نہیں چاہتے تو اُن کی شدھی کے معنے ہرگز شدھی کے نہیں ہیں۔ بلکہ اشدھی کے ہی ہیں۔ جس سے پرہیز بہتر ہے۔

اکالی تحریک بدستور جاری ہے بھائی پھیرو کے مورچہ کے لئے ہنوز اکالی صاحبان جا رہے ہیں۔ قریباً ۱۵ سو اکالی اس مورچہ پر گرفتار ہو چکے ہیں۔

اکالیوں کا دوسرا شہیدی جتھا جو جیتو کو جا رہا ہو ۸ مارچ کے روز موگہ پہنچ گیا ہے۔ پانچسو اکالیوں کا جتھا ہے جس راستے سے یہ جتھا جا رہا ہے اس کے قرب و جوار کی آبادی میں عجیب و غریب جوش پیدا کرتا جاتا ہے۔ حکام بھی اس کی نقل و حرکت دیکھتے جا رہے ہیں۔ دیکھیں یہ جتھا کن کن حالتوں سے گذرتا ہے؟

دوسری طرف تعاونی عدم تعاون کے کونسلوں میں جوہر دکھا رہے ہیں۔ عدم تعاونی گورنمنٹ سے الگ ہو کر اور تعاونی تعاون میں عدم تعاون کر کے گورنمنٹ کو تنگ کرنے کی کوششوں میں معروف ہیں۔ ابھی تک تو سوا نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہوا۔ آگے کی خبر خدا جانے۔

تفریح

ہر ایک بُرائی اپنے آپ میں اپنی ہلاکت و تباہی کے جراثیم رکھتی ہے۔ سو تم بُرائی کو غیر فانی مت خیال کرو۔

اس دنیا کی عظیم بربادی کا باعث یہ ہے کہ اہلِ دنیا جنگ کی ابتدا کے وقت صلح نہیں کر سکتے اختتام جنگ کے وقت صلح کرتے ہیں۔

اہلِ سائنس نے جو سب سے سخت قسم کا بارود دریافت کیا ہے وہ بیکار، بانجھ اور کند ذہنی کا مرکب ہے۔

ایک لڑکی اپنے گھر کا راستہ بھول گئی ادھر اُدھر گھومتی ہوئی ایک پولیس کے سپاہی کی نظر پڑ گئی وہ اُسے برائے حفاظت پولیس سٹیشن میں لے آیا۔ پولیس افسر اس لڑکی سے دریافت کرنے لگا کہ بیٹی تمہارے باپ کا کیا نام ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ میں ہرگز نہیں بتاؤنگی۔ افسر نے کہا یہ اُس کا نام نہیں بتائیگی شاید تم اُسے پسند کرتی ہے؟

ایک بینک کا نیا پریذیڈنٹ مقرر ہو کر بینک میں آیا۔ تمام کارکنوں کا کام دیکھا۔ ایک کلارک کے پاس ٹھہر کر اُس کا کام دیکھنے لگا۔ کلارک نہایت فخر سے کہنے لگا کہ جناب میرا کام کیا دیکھتے ہیں؟ فدوی تو تیس برس سے بینک میں کام کرتا ہے صرف ایک دفعہ غلطی کا مرتکب ہوا۔ پریذیڈنٹ نے فرمایا کہ آگے کو خبردار ہو کہ وہ بھی نہ ہو۔

ایک شخص دوسرے سے کہنے لگا کہ میرا بوٹ ہر قدم پر کاٹتا ہے۔ دوسرا کہنے لگا کہ بڑے بڑے قدم اٹھا تو کم کاٹیگا۔

ایک شخص ایک ڈاکٹر سے دریافت کرنے آیا کہ ڈاکٹر کیا میں ۹۰ برس تک جی سکونگا؟ ڈاکٹر نے دریافت کیا کہ تمہاری عمر کتنی ہے؟ جواب دیا کہ ۴۰ برس کی ہے۔ ڈاکٹر نے پوچھا کیا تم شراب پیتے ہو؟ جوا کھیلتے ہو؟ حقہ پیتے ہو؟ کیا تمہیں اور کوئی بدعلت کسی قسم کی ہے؟ جواب دیا کہ مجھے کسی قسم کی کوئی علت نہیں ہے۔ تب ڈاکٹر نے جواب دیا کہ پھر تم باقی پچاس برس زندہ رہ کر کیا کرو گے؟ تمہیں آج ہی دنیا سے رخصت ہو جانا چاہئے؟

ایک عورت اپنے شوہر سے غصے ہو کر کہنے لگی کہ مجھے یقین ہے کہ میں تجھے بہت مدنہیں

دیکھیونگی۔ شوہر لاٹھی اُٹھا کر عورت کے سامنے کھڑا ہو کر پوچھنے لگا کہ اس وقت تک تم مجھے کہاں دیکھ رہی ہو؟

ایک مسافر نے کسی جگہ سے گھر تار بھیجی۔ جو گھر کے لوگوں کو کسی سبب سے نہ ملی جب اُس نے گھر پہنچکر حقیقت معلوم کی تو وہ پوسٹ آفس پہنچا۔ اور پوسٹ ماسٹر سے کہنے لگا کہ جناب فلاں تاریخ فلاں جگہ سے فلانے کے پتے پر میں نے ایک تار بھیجی تھی اور وہ اب تک اُن کو نہیں ملی ہے اب وہ تار مجھے ہی عنایت فرمائیں گڈے کا جوا ہی باندھ لینگے۔

ایک لڑکی اپنے پیار کرنے والے سے کہنے لگی کہ پاپا نے سخت ممانعت کی ہے کہ تم ہمارے گھر مت آیا کرو۔ کیونکہ پاپا کہتے ہیں کہ تم ایک خطرناک آدمی ہو۔ وہ شخص کہنے لگا کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ جواب ملا کہ تم ایک اس قسم کے آدمی ہو جو ایک لڑکی کے گلے عمر بھر لٹکتے رہوگے اور اس سے کبھی شادی نہ کروگے؟ یہ بات سُنکر حضرت نے فوراً منگنی کا انتظام کر لیا۔

ایک دفعہ سخت دھند وغبار کے باعث ایک سٹیمر چلتا چلتا ٹھہر گیا۔ ایک آدمی جہازران سے کہنے لگا کہ جہاز کیوں نہیں چلتا ہے؟ جواب ملا کہ دھند وغبار سخت ہے دریا کا راستہ تنگ ہے اس لئے ٹھہرایا گیا ہے۔ مسافر نے پھر کہا کہ تم آسمان کے ستاروں کو تو دیکھ سکتے ہو؟ اس پر جہازران نے جواب دیا کہ بلاشک۔ لیکن جب تک بائلر نہ پھٹ جائے تب تک اُس طرف نہیں جا سکتے ہیں۔

آندھرا کانگریس کمیٹی کونکاڈا نے مہاتما گاندھی کو کوکناڈا بلا کر ان کو ایک لاکھ روپے نقد کی تھیلی پیش کرنے کا فیصلہ کر دیا۔

سوال

مسیحی جماعت کی اصلاح کرنے والوں کے غور و فکر کے لئے سوال مذکور بھی کچھ معنے رکھتا ہے اسلئے اسے نذر ناظرین کیا جاتا ہے کہ سوچنے سمجھنے والے اصحاب اسے بھی حل فرمائیں۔ ایڈیٹر

ہماری ہندوستانی مسیحی مستورات کی پوشش یعنی لباس کیسا ہونا چاہئے؟ یہاں کیسا سے اُس کے کپڑے رنگ یا دیگر کسی قسم کی آرایش سے غرض نہیں ہے۔ صرف اُس کے فیشن یا طرز سے مراد ہے۔ پوشاک اپنے مقاصد کے موافق ہونی چاہئے۔ میری رائے ناقص کے مطابق پوشاک کا دوہرا مقصد ہے ایک کہ وہ جسم کی پردہ پوشی کرے اور ساتھ ہی دوسرا کہ جسم کی خوبصورتی یا آرائش ہو۔ فی الحال ہماری مستورات کے آگے تین طرح کی پوشش موجود ہے انگریزی مسلمانی اور ہندوستانی +

اب انگریزی زنانہ عام پوشاک ان دونوں مقاصد کے لئے ناقص وخارج ہے نہ اس میں ہمارے ہندوستان کے خیال کے مطابق پردہ ہی ہے نہ خوبصورتی ہی۔ مسلمانی اگرچہ پردہ دار ہے مگر بدنما ہے اور اسی طرح ہندوانی اگرچہ خوبصورت ہے مگر بے پردہ۔ لہٰذا ہم ہندوستانی مسیحیوں کو بقول رسول "تم سب کچھ آزماؤ اور اپنے لئے بہتر کو چنو"۔ کونسی زنانہ پوشش اختیار کرنی چاہئے۔ جو دونوں مقاصد کو پورا کرنے کو کافی ووافی ہو۔ اخقر کو امید ہے کہ ہمارے تجربہ کار مسیحی بزرگ اس ضروری مسئلہ پر اپنے بیش قیمت خیالات سے ہدایت فرمائینگے

راقم فقیر حقیر

ای۔ ٹی۔ آر۔ از اجمیر

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر ضرور لکھئے۔

دعا

اس سے پیشتر ہم دعا پر غور کریں ہم کو معلوم کرنا ہے کہ دعا کیا ہے؟ بعض لوگوں نے اس کی تعریف کی ہے کہ ایک کام کو بغیر کسی اور دھیان کے کرنا مگر ہم اس کی تعریف یوں کرتے ہیں کہ بغیر کسی اور دھیان کے خدا سے بات کرنے کو دعا کہتے ہیں۔

دعا بغیر روح کے اور روح بغیر روح کے مردہ ہے فرض کریں کہ ایک کارخانہ بجلی کے زور سے چلتا ہے اگر تھوڑی دیر کے لئے بجلی بند کر دیں تو کیا ہوگا۔ کارخانہ بند ہو جائیگا۔ کلیں کام چھوڑ دینگی۔ پس جس طرح سے کہ کلوں کا دارومدار بجلی پر ہے اور بجلی کلوں کے لئے تھی۔ اسی طرح ہماری روح کا دارومدار دعا پر ہے۔ پس جب تک دعا روح میں ہو کر نہ کی جائے وہ بھلا ہرگز نہیں ہو سکتی۔

روح اور دعا ملکر کس طرح کام کرتی ہیں آپ نے ٹریم گاڑی دیکھی ہے جس کے اوپر ایک لٹھا ہوتا ہے اور اس لٹھے میں ایک تانبے کی چرخی لگی ہوتی ہے اور وہ چرخی ایک تار کے ذریعہ لٹھے سے ملی ہے۔ اگر ہم اس لٹھے کو تار سے الگ کر لیں تو گاڑی ایک دم ٹھہر جائیگی۔ کیونکہ بجلی بند ہو گئی۔ جب تک دونوں ملی ہوئی تھیں تب تک گاڑی چلتی رہی۔ پس جس طرح دو چیزوں کے ملنے سے ایک قوت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح ہماری دعا اور روح کے ملنے سے ایک روحانی قوت پیدا ہوتی ہے جو کہ ہمارا میل خدا سے کراتی ہے۔ اگر ہماری زندگی دعا سے نہیں کاٹی جاتی تو ہماری زندگی میں کئی ڈگریاں کم ہو جاتی ہیں۔ اور اگر روح سے ملکر دعا نہ کی جائے تو روح اکیلی کچھ نہیں کر سکتی۔

دعا عمل پیدا کرنے والی چیز ہے ہم میں سے

اکثر خیال کرتے ہیں کہ مسیحی ہیں مگر تھوڑی دیر کے لئے سوچیں کہ ہم کیسے مسیحی ہیں۔ مسیحی دو طرح کے ہوتے ہیں۔ عملی مسیحی تو وہ ہیں جن کے دل کا مقصد پورا ہونا چاہئے۔ اور روحانی مسیحی وہ ہیں جن کا روحانی اثر جاتا رہے مگر روحانی پھل پیدا ہوتے ہیں اور وہ پھل صرف دعا کے ذریعے سے پیدا ہو سکتے ہیں۔

روحانی زندگی کے لئے ہمارے پاس خود مسیح مثال موجود ہے کہ خداوند مسیح دعا کے ذریعے کامیاب ہؤا۔ لعزر کی قبر پر اُس نے دعا کی اور موت نے اُس کا حکم مانا۔ جب وہ پہاڑ پر دعا مانگ رہا تھا تو اُس نے یہاں تک دعا کی کہ اس کے شاگردوں کو روحانی بھوک لگی۔ پس ہم نے دیکھا کہ اس کی دعا پُرتاثیر اور پھلوں سے بھری ہوئی تھی اور جوسب سے بڑی تاثیر تھی۔ وہ محبت کی تاثیر تھی۔ اگر اس میں محبت نہ ہوتی تو ہم گنہگاروں کے لئے کب راستہ کھلتا! اور اُس میں یہاں تک محبت تھی کہ اپنے دشمنوں کے لئے صلیب پر بھی دعا مانگ رہا ہے کہ "اے خداوند ان کو معاف کر کہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔"

دعا کا جواب نہ ملنا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم ہر وقت گناہ میں پھنسے رہتے ہیں۔ جب کبھی ہم دعا کرتے ہیں اور وہ ہماری دعاؤں کا جواب دینے کو ہوتا ہے۔ تب ہی ہم اور اور کاموں میں لگ جاتے ہیں اور اس کو بھول جاتے ہیں۔ فرض کریں کہ میں اور میرا دوست ایک سڑک پر کھڑے بات کر رہے ہیں اور سڑک کے دوسری طرف کوئی تماشا ہو رہا ہے اور میرا دھیان اسی تماشے میں لگا ہے تو میرا دوست مجھ سے ناراض ہوگا کہ میں تو اس سے بات کرتا ہوں مگر اس کا دھیان دوسری طرف ہے۔

دعا کے لئے کن چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ { دعا کے لئے سچی اور سچی محبت روح کی موجودگی۔ دل کی صفائی۔ ایمان اور امید کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ تمام چیزیں ملکر ایک قوت پیدا کرتی ہیں۔

میرے عزیزو دعا ایک محبت پیدا کرنے کا بڑا ذریعہ ہے اور آج خداوند ہر کلیسیا سے یہ شکایت کر رہا ہے جو کہ اُس نے آسیہ کی کلیسیا سے کی یعنی مکاشفہ ۲: ۴۔ خداوند کہتا ہے کہ مجھ کو تجھ سے یہ شکایت ہے کہ تو نے اپنی پہلی سی محبت چھوڑ دی۔ آجکل کلیسیاؤں میں محبت بہت کم ہے۔ کاشکہ ہر کلیسیا خدا کی آواز سنے اور عمل کرے اور یہ کمی صرف دعا کے ذریعے سے پوری ہو سکتی ہے۔ آمین۔

(از مسٹر فرینکلن جولیس دہلی)

تملق پسندی

(از قلم کپتان بھگوان داس گشتہ سابق پولیس افسر۔ پریسیڈنٹ تحصیل کانگرس کمیٹی جلال پور ضلع فیض آباد)

دل کی جس قدر بیماریاں ہیں ہاں میں سب سے زیادہ مہلک خوشامد کا اچھا لگنا ہے جس وقت کہ انسان کے بدن میں ایسا مادہ پیدا ہو جاتا ہے جو وبائی ہوا کے اثر کو جلد قبول کر لیتا ہے تو اُسی وقت انسان مرض مہلک میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جبکہ خوشامد کے اچھا لگنے کی بیماری انسان کو لگ جاتی ہے تو اُس کے دل میں ایک ایسا مادہ پیدا ہو جاتا ہے جو ہمیشہ زہریلی باتوں کے زہر کو چوس لینے کی خواہش رکھتا ہے۔ جس طرح کہ خوش گلو گانے والے کا راگ اور خوش آئند باجے کی آواز انسان کے دل کو نرم کر دیتی ہے۔ اسی طرح خوشامد بھی انسان کے دل کو ایسا پگھلا دیتی ہے کہ ہر ایک کانٹے چبھنے کی جگہ اُس میں ہو جاتی ہے۔ اول اول یہ ہوتا ہے کہ ہم اپنے آپ خوشامد کرتے ہیں اور اپنی ہر ایک چیز کو اچھا سمجھتے ہیں اور آپ ہی آپ اپنی خوشامد کر کے اپنے دل کو خوش کرتے ہیں۔ پھر رفتہ رفتہ اوروں کی خوشامد ہم میں اثر کرنے لگتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اول تو خود ہم کو اپنی محبت پیدا ہوتی ہے پھر یہی محبت ہم سے باغی ہو جاتی ہے اور ہمارے بیرونی دشمنوں سے جا ملتی ہے اور جو محبت و مہربانی ہم خود اپنے ساتھ کرتے تھے وہ ہم خوشامدیوں کے ساتھ کرنے لگتے ہیں اور وہی ہماری محبت ہم کو یہ جتلاتی ہے کہ ان خوشامدیوں پر مہربانی کرنا نہایت حق اور انصاف ہے۔ جو ہماری باتوں کو ایسا اچھا سمجھتے ہیں اور ان کی اسقدر قدر کرتے ہیں جبکہ ہمارا دل ایسا نرم ہو جاتا ہے اور اس قسم کے پھسلاوے اور فریب میں آجاتا ہے تو ہماری عقل خوشامدیوں کے مکر و فریب سے اندھی ہو جاتی ہے اور وہ مکر و فریب ہماری بیمار طبیعت پر بالکل غالب آجاتا ہے۔

لیکن اگر ہر شخص کو یہ بات معلوم ہو جاوے کہ خوشامد کا شوق کیسے نالائق اور کمینہ سببوں سے پیدا ہوتا ہے۔ تو یقیناً خوشامد کی خواہش کرنے والا شخص بھی ویسا ہی نالائق اور کمینہ متصور ہونے لگے گا جبکہ ہم کو کسی ایسے وصف کا شوق پیدا ہوتا ہے جو ہم میں نہیں ہے۔ یا ہم ایسے بنا چاہتے ہیں جیسے کہ درحقیقت ہم نہیں ہیں۔ تب ہم اپنے آپ کو خوشامدیوں کے حوالہ کرتے ہیں جو اوروں کے اوصاف اور غیروں کی خوبیاں ہم میں لگانے لگتے ہیں۔ گو بسبب اس کمینہ شوق کے اس خوشامد کی باتیں ہم کو اچھی لگتی ہیں۔ مگر درحقیقت وہ ہم کو ایسی ہی بدنما ہیں جیسے کہ دوسروں کے کپڑے جو ہمارے بدن پر کسی طرح ٹھیک نہیں۔ اس بات سے کہ ہم اپنی حقیقت کو چھوڑ کر دوسروں کے اوصاف اپنے میں سمجھنے لگیں۔ یہ بات نہایت عمدہ ہے کہ

ہم اپنی حقیقت کو درست کریں اور سچ سچ وہ اوصاف اپنے میں پیدا کریں اور بعوض جھوٹی نقل بننے کے خود ایک اچھی اصل ہو جاویں۔ کیونکہ ہر قسم کی طبعیتیں جو انسان رکھتے ہیں اپنے اپنے موقع پر مفید ہو سکتی ہیں۔ ایک تیز مزاج اور چست چالاک آدمی ہے اپنے موقع پر ایسا ہی مفید ہوتا ہے جیسے کہ ایک روتی صورت کا چپ چاپ آدمی اپنے موقع پر۔ خودی جو انسان کو برباد کرنے والی چیز ہے۔ جب چپ چاپ سوئی ہوئی ہوتی ہے تو خوشامد اُسکو جگاتی اور اُبھارتی ہے۔ اور جس کی خوشامد کی جاتی ہو اس میں چھچھورے پن کی کافی لیاقت پیدا کر دیتی ہے۔ مگر یہ بات بخوبی یاد رکھنی چاہئے کہ جس طرح خوشامد ایک بدتر چیز ہے۔ اسی طرح مناسب اور سچی تعریف کرنا نہایت ہی عمدہ اور خوب چیز ہے۔ جس طرح لائق شاعر دوسروں کی مدح کرتے ہیں کہ ان اشعار سے ان لوگوں کا نام باقی رہتا ہے دونوں اشخاص خوش ہوتے ہیں۔ ایک اپنی لیاقت سے اور دوسرا اس لیاقت کو تیز کرنے سے۔ مگر لیاقت شاعری کی یہ ہو کہ وہ نہایت بڑے مسلم الثبوت استاد مصور کی مانند ہو کہ وہ اصل صورت و رنگ اور خط و خال کو بھی قائم رکھتا ہے اور پھر بھی ایسی تصویر بناتا ہے کہ خوشنما معلوم ہو۔ (فرشتہ)

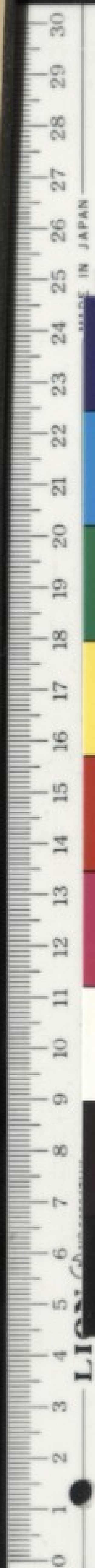
۳۱ دسمبر ۱۹۲۳ء گذشتہ کو جزیرہ انڈمان میں ۱۱۹۰ موپلے اور ۸۰۵۶ دیگر اقوام کے قیدی تھے۔ یہاں حبس دوام کے قیدی بھیجے جاتے تھے مگر اب گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ حبس دوام کے قیدی بھی کالے پانی نہ بھیجے جایا کریں ایسے قیدی بھی آیندہ سے ہندوستان کے سینٹرل جیلخانوں میں رکھے جایا کرینگے۔ اس جزیرہ میں نو آبادی بسائی جائیگی۔ چنانچہ بہت سے یوریشین لوگ وہاں جا کر آباد بھی ہو چکے ہیں ✤

ایک متلاشی کے مسیحی مذہب کی بابت عجیب خیالات

معزز ناظرین۔ کمترین ۴ فروری ۱۹۲۳ء کو ایک سادھو سے ملا جو کہتا تھا کہ یہاں اُس آدمی سے ملنا چاہتا ہوں جو عیسائی تعلیم کسی قدر بھی جانتا ہو۔ میں نے کامل ڈھائی گھنٹے تک اُس کی باتیں سُنیں۔ شروع میں میرا خیال تھا کہ وہ کوئی آریہ ہے بحث کریگا۔ لیکن ایسا نہ تھا۔ وہ ایک مسیح کا سچا متلاشی تھا۔ اُس نے بیٹھتے ہی کہا کہ تم پربھو کو پیار کرتے ہو تمہارے پربھو نے سب کچھ تیاگ دیا۔ کیا تم بھی اُس کی مرضی کے موافق کچھ تیاگ گئے ہو؟ اُس نے وہ وہ باتیں انجیل سے حوالے دیکر بتائیں جنکی درحقیقت ہم میں کمی تھی اور جب وہ بولتا تھا تو گویا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خود مسیح اس کے ذریعے ہم سے کلام کر رہا ہے۔ اس کی ایسی باتیں تھیں کہ روحانی طور پر پرکھی جا سکتی تھیں اُس کی ایسی باتوں سے کوئی تعصب یا برائی ظاہر کرنے کا ہرگز منشا نہ تھا۔ اُس نے کہا کہ پربھو بہت پیار کرتا ہے۔ اُس کے لوگ مجھے بہت پیارے ہیں۔ اُسکی تعلیم ایسی ہے کہ ایک دم باپ بیٹے کا تعلق قائم کراتی ہے وہ پربھو بادشاہ نہیں۔ وہ باپ ہم اس کے بیٹے ہیں۔ اور مذہبوں میں مجھے کوئی تسلی نہیں ملی۔ پربھو کا مذہب تمام مذہبوں کا منبع ہے۔ میں نے اُسے بہت مجبور کیا۔ کہ اُس کی تبدیلی کس طرح ہوئی۔ بیان کیا کہ فرخ آباد مشن سکول میں مذہبی تعلیم پایا تھا اور میرے دل کی حالت وہاں سے تبدیل ہوئی اور ایک اچھا تعلیم یافتہ نوجوان عمر غالباً ۲۴ سال کی ہے۔ اس نے سب کچھ تیاگ دیا اور گھر بار سب چھوڑ کر مسیح کی تلاش میں پھر رہا ہے۔ اس نے بائبل کی وہ باتیں اور وہ وہ حوالے سنائے جنکو اکثر شائد ہم یاد نہیں رکھ سکتے۔ تمام باتیں جو اس کے منہ سے نکلی تھیں ہماری حالت کے موافق اور ہماری روحانی ترقی کے لئے ضروری تھیں۔ میں نے اُس سے کہا کہ آپ پربھو کو پیار کرتے ہیں اور بھگتی داتا مانتے ہیں۔ پھر آپ بپتسمہ کیوں نہیں لیتے؟ جواب دیا کہ بپتسمہ کیا ہے اور کیوں ضروری ہے! جو بھی ہو سکا اپنی ناقص عقل سے میں نے کچھ بائبل کی تعلیم اور آیتوں سے سمجھا دیا۔ اُس نے کہا کہ اگر پربھو کی میرے لئے یہی مرضی ہے تو میں بپتسمہ لونگا۔ لیکن میں نے اپنے پربھو کو کسی عیسائی میں نہیں دیکھا۔ اُس کا پورا نمونہ مجھے اب تک نظر نہیں آیا۔ ہاں بائبل تو ایک نمونہ اور مکتی کا راستہ ہے۔ جس نے کہا کہ پربھو نے اپنے آپ کو قربان کر دیا۔ بیشک بائبل میں صاف حکم نہیں ہے کہ تم گوشت نہ کھاؤ لیکن پربھو کا پیارا پولوس بہت زور کے ساتھ کہتا ہے کہ ”اسی سبب سے اگر کھانا میرے بھائی کو ٹھوکر کھلائیگا تو میں کبھی ہرگز گوشت نہ کھاؤنگا تاکہ اپنے بھائی کی ٹھوکر کا سبب نہ ہوں“۔

اور پھر اُس نے یہ حوالہ بھی مجھے سنایا۔ ”پس ہم اُن باتوں کے طالب رہیں جن سے میل ملاپ اور باہمی ترقی ہو۔ کھانے کی خاطر خدا کے کام کو نہ بگاڑ ہر چیز تو پاک ہے۔ مگر اُس آدمی کے لئے بُری ہے جس کو اس کے کھانے سے ٹھوکر لگتی ہے یہی اچھا ہے کہ تو گوشت نہ کھائے“ وغیرہ۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ

جبکہ ایک غیر مذہب تیار ہے پربھو کے پاس آنے کو۔ لیکن وہ تم میں دیکھتا ہے کہ تم نے اب تک پربھو کے لئے کچھ بھی نہ تیاگا۔ کیا تم گوشت





نہیں چھوڑ سکتے۔ اگر تم پربھو کو پیار کرتے ہو تو کبھی اُس بھائی کو ٹھوکر نہ کھلاؤ گے جو بالکل تمہارے قریب ہے اور کہتا ہے کہ بھائی میں تو پربھو کے پاس آنا چاہتا ہوں۔ پر تیرے برتن میں ماس ہے۔ کیا تم اُسے الگ کر کے اس بھائی کو اپنے سے نہیں ملا سکتے۔ ہم ان باتوں کو سن سُنکر خاموش تھے۔ کہ کیا جواب دیں۔

اُس نے کہا کہ بائبل کا ایمان پورا پورا ایمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہماری زندگی کے کاموں سے ظاہر نہ ہو۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ یہ بالکل ست بچن جو پربھو نے کہا کھانا آدمی کو ناپاک نہیں کرتا۔ لیکن ابھی تک اس علم تک غیر لوگ نہیں پہنچے۔ جب اُن کا علم ایسا ہو جائیگا وہ گوشت کو بُری چیز نہ جانینگے ۔

اور پھر اُس نے اخیر میں کہا کہ میرے لئے آپ پربھو سے پراستھنا کریں تاکہ میں اُسکو پورے طور سے جانوں اور یہ کہکر وہ رخصت ہُوا۔

کاشکہ آسمانی باپ وہ دن لائے جبکہ ہم میں غیر مذہب کے لوگ کسی طرح کے عیب نہ بتا سکیں۔ یہ میری دعا ہے کہ سچا پربھو یسیح تمام مسیحی لوگوں کو ایسی طاقت دے کہ وہ گوشت کھانا چھوڑ دیں۔ اور جبکہ سکولوں کے لڑکے دنیا میں نکلیں تو ہمارے نوجوان مسیحی اُن کو پربھو کے قدموں میں لانے کی رکاوٹ اپنے میں نہ رکھیں۔ کیونکہ ہم دُنیا کے نور ہیں اور ہماری روشنی آدمیوں کے سامنے ایسی چمکے کہ ہمارے باپ کی جو آسمان پر ہے بڑائی کریں۔ اور ہم بے عیب اور بے داغ ہو کر آسمانی بادشاہت میں شریک ہوں۔ کیونکہ پربھو کا بچن ہو کہ تم میں سے ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت میں داخل نہ ہوگا۔ مگر وہی جو میرے حکموں پر عمل کرتا ہے۔ اور وہی میرے باپ کے پیارے ہونگے اور ہم اُن کے ساتھ سکونت کریں گے ۔

آپ کا کمترین
بنجمین عیسٰی داس۔
از ایس پی جی مشن گوڑگاؤں۔

انجمن اسلامیہ شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

امسال انجمن اسلامیہ شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ ایک اعتبار سے تمام گذشتہ اجلاس سے نرالا۔ دلچسپ اور اپنی قسم کا پہلا جلسہ تھا۔ کیونکہ اس میں احمدیہ جماعت کے وہ ممتاز علما مدعو تھے جنکی قابلیت کی اہلِ اسلام میں بڑی دھاک بیٹھی ہوا ہے انجملہ مفتی صاحب محمد صادق مسلم مشنری امریکہ و یورپ کہ وہ معروف و متبحر عالم ہیں جو ممالک مغربی میں پیام توحید لیکر گئے اور کہا جاتا ہے کہ اُن کی سعی مشکور بھی ہوئی۔ اُن کی کفر سوز معرکتہ الآرا تقاریر نے اس کفرستان میں الحاد کی جڑیں کھوکھلی کر دیں۔ تثلیث کے قصرِ رفیع الشان کو منہدم کر دکھایا اور سینکڑوں مہذب و تعلیم یافتہ بندگان خدا کو حلقہ بگوشِ اسلام بنا دیا مفتی مذکور اپنی سفید ریش اور سبز دستار کے ساتھ جو اُن کی امتیازی خصوصیات میں سے تھی تمام مجمع میں ممیز تھے۔ ذیل میں ہم اُن کی تقریر درج کرتے ہیں۔ جسے سُنکر خود مسلمان احباب کچھ زیادہ مطمئن نہ ہوئے اشاعت مابعد میں ہم مختصراً اس کا جواب بالتواب بھی ہدیہ ناظرین کرینگے۔ قادیان کی آسمانی حکومت کے جلیل القدر خدائی فوجدار کی تقریر سنکر بے ساختہ ہمارے منہ سے یہ شعر نکل گیا ؎

بہت شور سُنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

سب سے بڑی دلیل اسلام کی حقانیت پر جو ہم نے ولایت میں پیش کی وہ یہ تھی کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسے عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے اور اُس کی تمام باتیں مدلل و معقول ہیں۔ بخلاف اس کے عیسائیت ناقابلِ عمل ہے۔ اس وقت یورپ میں جنگ چھڑی تھی۔ ہم نے کہا کہ دیکھو۔ جرمن بلجیم لینے کے لئے حملہ آور ہوتا ہے۔ دینِ عیسوی کی رو سے تمہیں واجب ہے کہ فرانس بھی اس کے حوالے کر دو۔ مگر تم کیوں نہیں کرتے۔ اس تعلیم پر عمل کرنے سے یقیناً تم صفحۂ ہستی سے مٹ جاؤ لیکن محمدی تعلیم اس کے برعکس مدافعت کی اجازت دیتی ہے۔ اس کے سوا تمہاری جان بچ نہیں سکتی اگر زندہ رہنا چاہو تو مقابلہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے جب تم مدافعت کرتے ہو تو تم اس بات پر مہر لگاتے ہو کہ مسیح کی تعلیم ناقابلِ عمل ہے۔

انگلستان میں ایک ہائیڈ پارک ہے جہاں اکثر مناظرہ ہُوا کرتا ہے۔ ایک دفعہ کفارے پر گفتگو ہوئی۔ میں نے کہا اے پادریو تم نجات مسیح کے مصلوب ہونے پر ایمان لانے کو کہتے ہو۔ فرض کرو ایک عیسائی جان نامی جو ہر اتوار گرجا میں جاتا ہے۔ خواہشات سے دب کر چوری کر لیتا ہے۔ ایک عیسائی سپاہی اُسے آن پکڑتا ہے اور عیسائی جج اُسے قید کرتا ہے کوئی نہیں کہتا کہ اس گنہگار کے گناہ مسیح اُٹھا لیگیا۔ اب اس پر گرفت کیسی۔ میرا خیال ہے کہ تمہیں خود کفارے پر یقین نہیں۔

"تثلیث کس قدر عجیب اور باطل عقیدہ ہے ایک تین اور تین ایک۔ اسے عقلِ سلیم کبھی نہیں مان سکتی۔ ایک کتب فروش کے ہاں میں گیا اور ایک کتاب کے عوض جو تین شلنگ کی تھی ایک شلنگ پیش کیا۔ اُس نے کہا کہ کاروبار

کے معاملہ میں یہ مسئلہ ثابت نہیں چل سکتا۔ دیکھو یہ کیسا عقیدہ ہے کہ خود اس کے معتقدین کا عمل اُس کے خلاف ہے۔

دوسری دلیل جو ہم نے وہاں پیش کی وہ یہ ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ فرزندانِ اسلام میں سے ہمیشہ خدا ایسے انسان پیدا کرتا ہے جنکا خدا کے ساتھ تعلق ہوتا۔ وہ خدا کے مقرب بندے ہیں اور اُن کی دعائیں ہمیشہ مقبول ہوتی ہیں۔ دوسرے مذاہب میں ایسے لوگ نہیں ہوتے

تیسری دلیل یہ ہے کہ قرآن کی خدا حفاظت کرتا ہے۔ لیکن دوسری کتابوں کا وہ محافظ نہیں حرف رائج الوقت قوانین کی گورنمنٹ حفاظت کرتی ہے۔ قرآن رائج ہے اور دیگر کتب منسوخ۔ اس کا ایک ایک حرف برقرار ہے اور اناجیل سے متعدد آیات گم ہوگئی ہیں۔

پھر سچے دین کی یہ بڑی نشانی ہے کہ خدا اس کے بندوں کو غیبی تائید اور نصرت بھیجتا ہے۔ چنانچہ میرے امریکہ جانے سے پہلے جبکہ میں انگلستان میں تھا۔ میں نے استخارہ کیا اور مجھے خواب آئی کہ میں ایک ہال میں لیکچر کر رہا ہوں۔ اس کے اختتام پر ایک لڑکی بیٹھی رہی۔ حالانکہ باقی سب چلے گئے اس لڑکی نے اسلام قبول کیا اور میں نے خواب میں اُس کا نام فاطمہ مصطفٰے رکھا۔۔۔ چنانچہ جب میں امریکہ میں داخل ہوا تو بعینہ وہی کیفیت جو سوتے میں دیکھی تھی واقعہ میں آئی۔ اس کے علاوہ ایک اور عورت کو خدا نے بذریعہ کشف میری آمد سے مطلع کر دیا اور اُس نے مجھے خود پہچانا اور میرے ہاتھ سے مشرف با اسلام ہوئی۔ ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ جس دین کی اشاعت کے لئے میں گیا۔ وہی خدا کا سچا دین ہے۔ اسی لئے خدائی تائید میرے شاملِ حال رہی۔

خواجہ غلام احمد

پادری سگرٹ

قابلِ توجہ گورنمنٹ و مسیحی جماعت

ہمیں ایک پادری صاحب نے ایک سگرٹ کی ڈبیہ لاکر دی اور کہا کہ یہ تحفہ ہے۔ ہم حیران ہوئے کہ نہ ہم نے کبھی تمباکو پیا اور نہ سگرٹ۔ اس تحفہ کے کیا معنی؟ مگر جب ڈبیہ مذکور پر نظر کی تو معلوم ہوا کہ اُس کا نام ہے "پادری سگرٹ"۔ بس سمجھ گئے کہ مراد کیا ہے۔ "پادری" کے مقدس نام کو سگرٹ کے ساتھ وابستہ دیکھ کر ہمارے دلی جذبات و مذہبی احساس کو جو صدمہ پہنچا اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کی مذہبی غیرت اور ملی حمیت سے ہم یہاں دردبھرے دل سے اپیل کرنے کے لئے یہ دردناک سطور حوالۂ قلم کرتے ہیں

ڈبیہ پر ایک تصویر بنی ہوئی ہے۔ جو کہ ایک کتاب۔ ایک تاج اور ہر دو کے گرد ایک نورانی شعاعوں کے حلقہ پر مشتمل ہے۔ ناممکن ہے کہ کتاب سے مراد بائبل ہو۔ کیونکہ جب "پادری" کا نام سگرٹ پر ہے تو قیاس ہمارے خیال کی تائید کرتا ہے۔ تاہم ایک بات صحیح و صاف ہے وہ یہ کہ سگرٹ کا نام "پادری سگرٹ" رکھا گیا ہے اور کارخانہ کا نام کوئی "اطلانطک تمباکو کمپنی کلکتہ" ہے۔ چونکہ:-

(۱) سگرٹ کو تمام مذہبی اور مہذب دنیا میں مذموم۔ بدنام اور مضرِ صحت مانا جاتا ہے

(۲) اور مسیحی مذہب کے بزرگوں کو پادری کا مقدس نام دیا گیا ہے جسکی ہر مسیحی دل سے عزت و تعظیم کرتا ہے۔ لہٰذا ہم

(۱) بڑے زور کے ساتھ ہندوستان کی ۴۶ لاکھ مسیحی برادری سے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپیل کرتے ہیں کہ وہ ہر جگہ رزولیوشن پاس کر کے صدائے احتجاج بلند کریں کہ ہمارے بزرگوں کے نام سے سگرٹ سی بدنام و بدشہرت چیز کو موسوم کرنے سے تمام مسیحی جماعت کی ناقابلِ بیان دلآزاری ہوئی ہے۔

(۲) اس کے ساتھ ہی کمپنی مذکور سے براہ راست عرض کی جائے کہ وہ اس نام کو تبدیل کر دے ورنہ ہر جائز اور ممکن کوشش عمل میں لائی جائے کہ وہ ڈبیہ مذکور کا نام تبدیل کرنے پر مجبور ہو جائے۔

(۳) اور ہم گورنمنٹ کے انصاف و عدل سے اپیل کرتے ہیں کہ قانون نے جو مذاہب کی آزادی اور احترام کو برقرار رکھنے کا انتظام کیا ہے اس کے ماتحت اپنی ۴۶ لاکھ مسیحی رعایا کے دلی جذبات کا لحاظ رکھتے ہوئے کمپنی مذکور کو فی الفور سگرٹ مذکور کا نام تبدیل کرنے کا حکم دے۔

اگر مسیحی جماعت اور گورنمنٹ نے ہماری آواز پر کان نہ دھرا تو انہیں یاد رکھ لینا چاہئے کہ وہ وقت دور نہ ہوگا کہ لوگ جرأت کر کے "نبی رسول سگرٹ" اور "اوتار سگرٹ" بنا لیں اور پھر اس ترقی کر کے بشپ۔ پوپ اعظم۔ محمد۔ دیانند اور بابا نانک کے نام سے سگرٹ سی بدنام اشیا کو موسوم کر کے مذاہب اور بزرگانِ مذاہب کی دل کھول کر ہتک اور بےعزتی کرنے کے موجب ہوں۔

اگر کسی نے ہماری بات پر توجہ نہ کی۔ تو ہم سمجھ لینگے کہ۔

سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اور بس۔

ایک اور بات کا بھی لگے ہاتھوں بیان کر دینا برمحل اور ضروری ہے۔ اگر دیگر مذاہب ہند کی طرح آج ہماری بھی کوئی متحدہ الکلیسیا انجمن ہوتی۔ تو وہ اس امر کو اپنے ہاتھ میں لے لیتی۔ مگر اب خطرہ یہ ہے کہ "پادری سگرٹ" کا نام سنکر بہتوں کے دلوں میں درد پیدا تو ہوگا۔ مگر یہ جان کر کہ کرے کون۔ سب اپنی اپنی جگہ صبر سے بیٹھ جائینگے۔ یہ مضمون بجا ہے پھر کسی وقت اس پر بحث کی جائیگی۔ صرف ایک تحریک کردی ہے کہ سب مسیحی اس پر سوچنا شروع کر دیں مگر اس سوچ میں ہماری آواز کو نہ بھول جائیں۔

"پادری سگرٹ" ہماری ایمانی غیرت کا اندازہ لگانے کے لئے ہمارے ہاتھوں میں آیا ہے۔ دیکھیں ہم اس کڑے امتحان میں پاس ہوتے ہیں یا نہیں۔ مگر یاد رکھیں کہ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

خان

سمندر کے راز (بھید) معلوم کرنے کا حل

بحرالکاہل کی تہ کا حال آج تک معلوم نہ ہو سکا۔ البتہ بحرالکاہل کے بڑے بڑے بنادر کے گرد اگرد ساحل سمندر سے صرف چار میل دور تک اس بحر ذخار کی تہ کا پورا پورا حال معلوم ہے۔ مدتوں سے اہل سائنس اس راز کی طلسم کشائی میں ساعی تھے۔ مگر کچھ حال معلوم نہ ہوتا تھا۔ اس راز کے حل کرنے کی تدبیر سمجھ میں آتی تھی۔ سائنسدانوں نے اپنی لگاتار علمی کوشش سے یہ مشکل حل کر لی اور اس مشکل پر غلبہ حاصل کر لیا دو ایک عرصہ گذرا۔ امریکہ کے دو تیز جنگی جہاز (ڈسٹرائر) اہل سائنس کے ماہرین کو لیکر بحرالکاہل کی تہ کا حال معلوم کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ اگر یہ لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تو بحرالکاہل کی تہ کا نقشہ بھی اسی آسانی کے ساتھ کھینچا جائیگا کہ جیسے بر اعظم یا خشک زمین کا نقشہ کھینچا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ زلزلوں کے آنے کے سبب بھی معلوم ہو جائینگے۔

ان دونوں جنگی جہازوں کی پینیدی میں ایک مدور سوراخ بنایا گیا ہے اس میں ایک مدور فولادی قرص لگا دی گئی ہے۔ پانی میں جب جہاز چلتا ہو تو اس کی ہر ایک حرکت پر برقی طاقت پیدا ہو کر یہ ڈسک (قرص) تھرتھرانے لگتی ہے۔

یہ ڈسک اصل میں سمندر کی گہرائی ناپنے کا آلہ ہے آوازوں کی لہروں کے ذریعہ سے گہرائی معلوم ہو جاتی ہے۔ اس فولادی ڈسک کے تھرتھرانے سے آواز کی لہر پیدا ہوتی ہے جو سمندر کی تہ سے آواز بازگشت کے طور پر واپس آتی ہے۔ اس لہر اور آواز بازگشت کے آنے میں جتنا وقفہ لگتا ہے۔ اس سے ماہر لوگ اس بات کا اندازہ لگا لیتے ہیں کہ اتنے فاصلے سے یہ آواز آئی ہے اس طور سے عنقریب بحرالکاہل کے عمق کا حال معلوم ہو جائیگا۔ (اصلاح)

خلافت کے عہدے کا ہرگز خاتمہ نہ کیا جائے اس سے دنیائے اسلام میں اختلاف پھیل جائیگا۔ انگورہ کی قومی مجلس اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے مرکزی خلافت کمیٹی اور جمعیۃ العلما کا برقی پیغام غازی مصطفٰے کمال پاشا کے نام۔

امرتسر کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ لیجسلیٹو اسمبلی کے چند ممبروں کو جتھے کے ہمراہ جیتو جانے کی اجازت مل گئی ہے۔

خبریں

یروشلم ۱۰ مارچ۔ فلسطین کے مفتی اعظم ماورائے یردن میں شاہ حسین سے ملاقات کر کے واپس تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے مجلس عالیہ ملیہ کی طرف سے تمام فلسطین میں پیغام ارسال کیا ہے اور تمام مفتیوں حضرات علمائے کرام اور عمائد اکابر کو یروشلم میں ایک کانفرنس میں شریک ہونے کی دعوت دی ہے تاکہ مسئلہ خلافت پر بحث و تمحیص کی جا سکے۔

یروشلم ۱۱ مارچ۔ آج تمام فلسطین کے ایک سو با اختیار ممبر مجلس عالیہ اسلامیہ کے اجلاس میں شریک ہوئے۔ انہوں نے متفق الرائے ہو کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسلمانان فلسطین کی طرف سے شاہ حسین کو منصب خلافت کے لئے پیش کیا جائے۔

طہران ۱۰ مارچ۔ کل شام طہران کی بڑی مسجد میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں جمہوریت کے قیام کی تائید کی گئی۔ ملک کے دیگر حصص سے بھی برقی پیغامات موصول ہوتے ہیں کہ جمہوریت قائم کر لی جائے۔

لندن ۱۰ مارچ۔ فرانس کے قرطاس اصغر میں جرمنی کے حملہ کا خطرہ ظاہر کیا گیا تھا۔ اس لئے یہاں فرانس کی حفاظت کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ رائن لینڈ اور روہر پر قبضہ جمانے کی حکمت عملی سے نہ تو مسئلہ تاوان کا حل ہو سکا اور نہ فرانس کی حفاظت کا مسئلہ طے ہوا۔ بہر حال تاوان کی بہ نسبت حفاظت نہایت ضروری ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ موسیو پائنکارے اور موسیو میکڈانلڈ کی گفت و شنید کے وقت فرانس کی حفاظت کے مسئلہ کو بہت اہمیت دی جائیگی۔

پیرس ۱۰ مارچ۔ فرانسیسی ذرائع سے موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ہسپانیہ اور مراکش میں حالات بہت تشویش انگیز ہو رہے ہیں اور ہسپانوی چوکیوں کا بے طرح محاصرہ کیا گیا ہے۔ لیکن ان چوکیوں کو سمندر کے راستے سامان رسد پہنچ رہا ہے۔ بڑی بڑی سڑکوں پر باشندگان ریف کا غلبہ ہے۔ انہوں نے ملیلا کے مغرب میں کئی ہسپانوی چوکیوں پر زبردست حملے کئے ہیں۔

سالٹ لیک سٹی۔ ۱۰ مارچ۔ کل رات اوٹہ کی کان میں آگ لگ گئی۔ جو لوگ مدد کرنے پہنچے انہیں میں لاشیں ملیں۔

رنگون ۱۱ مارچ۔ آج ایک انجن اور مالگاڑی کے ۹ چھکڑے دریا میں گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ مالگاڑی مانڈلے۔ رنگون لائن پر ہینیوآگون اور تاگیون کے درمیان پل کو عبور کر رہی تھی۔ ایک فائرمین ہلاک ہو گیا۔ ریلوے کے حکام کا خیال ہے کہ ٹرین کو تباہ کرنے کی غرض سے پٹری کے جوڑ ڈھیلے کر دیئے گئے تھے۔

قاہرہ ۱۰ مارچ۔ وزنیکلا اخبارات میں علما اور مصر بھر کی دوسری مسلم مذہبی مجالس کا ایک تار شائع ہوا ہے۔ جس میں خلیفہ کی معزولی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ہے۔ ۵۰ علما شیخ اور سرکردہ مسلمانوں نے شاہ حسین کو پیغام بھیجا ہے کہ جس میں اس پر زور دیا گیا ہے کہ منصب خلافت کے تمام امیدوار ایک واحد خلیفہ کی نامزدگی کے لئے دنیا بھر کے مسلمانوں کے فیصلہ کا انتظار کریں۔

لنڈن ۱۱ مارچ۔ فری سٹیٹ کی فوج کی بغاوت کے بعد فوراً لنڈن ڈری میں پولیس نے بڑی تندی سے کام لیا۔ تمام موٹریں جو فری سٹیٹ سے حدود کے باہر جانے والی تھیں انہیں ٹھہرایا گیا۔ اور ان کی تلاشی لی گئی تاکہ کونٹی ڈنگل کی فری سٹیٹ کی فوجی بارگوں سے لنڈن ڈری میں اسلحہ منتقل کرنے کی کوشش کو روکا جائے۔

ڈبلن کے فوجی حکام کا بیان ہے کہ ٹابن اور ڈیلٹن کی تلاش کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ نوجوانوں سے بھری ہوئی موٹر لاریاں پھر نمودار ہو گئی ہیں اور ڈبلن کی گلیوں میں پہرہ دے رہی ہیں۔

لاہور۔ ۱۰ مارچ بجٹ پر عام مباحثہ کا اختتام کرتے ہوئے سرجان میناٹرڈ نے کہا کہ گورنمنٹ نے یہ صاف الفاظ میں ظاہر کر دیا ہے اور صرف اب ہی نہیں بلکہ کچھ عرصہ پیشتر سے ایسا کیا ہوا ہے کہ وہ کسی ایسی تحریک پر جو موجودہ گوردوارہ بل میں ترمیم کرے اور جس کی پشت پر کثرت رائے ہو۔ نیک نیتی سے غور کرنے کے لئے تیار ہے مگر اب تک کسی سکھ نے اس بل کی ترمیم میں کوئی وزن دار ترمیم پیش نہیں کی (بندے ماترم بحوالہ اکالی)

بھائی پھیرو ۱۰ مارچ۔ آج حسب معمول چار چار ستیاگرہی اکالیوں کے چھ جتھے چاہ فتح والا پر گئے۔ ان تمام بوڑھے اکالیوں کو جن کی عمر ۵۰ سال سے ۸۰ سال تک ہے چاہ مذکور پر گرفتار کر لیا گیا۔

۱۰ مارچ شہیدی جتھہ ۹ مارچ کو موگہ قیام کر کے ۱۰ مارچ کو وقت دوپہر اگلی قیام گاہ موضع سنگھانوالہ کی جانب روانہ ہوا۔ منتظم ریاست نابھہ ڈپٹی کمشنر فیروزپور ۹ مارچ کو ہی سنگھانوالہ تشریف لے گئے۔ اور جب بازار میں سے گذرے تو ان کی نظر شرومنی اکالی دل کے ایک اشتہار پر پڑی جو کہ بازار کی ایک دوکان پر چسپاں کیا ہوا تھا۔ منتظم صاحب نے اس اشتہار کو پڑھوایا اور اس کے بعد خود اس دوکان کا پتہ لگانا شروع کر دیا۔ جس پر کہ یہ اشتہار لگا ہوا تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ دوکان ڈاکٹر گوردیال سنگھ کی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات قابل نوٹ ہے کہ دوکان برٹش مقبوضات میں ہے اور صاحب موصوف ریاست نابھہ کے منتظم ہیں۔

سہارنپور کنونشن

مضمون ۔ "یسوع پر نظر"

تاریخ ۔ ۹ لغایت ۱۴ اپریل ۱۹۲۴ء

میر مجلس ۔ ڈاکٹر راگویل کلینسی صاحب علیگڈھ

تقریر کنندگان ۔ ڈاکٹر کلینسی صاحب۔ کینن بنرجی الہ آباد۔ پادری اے رلارام صاحب الہ آباد۔ ڈاکٹر براؤن صاحب۔ ڈاکٹر بیکر صاحب۔

آپ کی تشریف آوری پر کنونشن کی غرض ترادگی روحانی زندگی کی تقویت کے لئے آیئے اوروں کو آسمانی راہ پر چلانے کے لئے مدد کرنے کی غرض سے آئیے۔ سوتے ہوؤں کو بیدار کرنے کی غرض سے آیئے۔ اگر نظر صرف یسوع پر ہے تو تمام چیزیں پشت کی جانب ہیں۔ حتی المقدور انتظام رہائش و خوراک عمدہ ہوگا۔ ضرور تشریف لایئے۔ جب تک کنونشن کی جاوے برابر کنونشن کے بارے میں گفتگو کرتے رہیے۔ دریافت حال امرداس سکریٹری کنونشن بمقام رڑکی کیجئے۔

آپ کے دیدار کا طالب

امرداس۔ کنونشن سکریٹری

رڑکی۔ یو۔ پی

نورافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔



اجمیر

نمبر۱

بلو-ربن-آرمی-سوشلس

پریسبیٹرین چرچ بلو ربن آرمی یونٹ اجمیر میں بڑے دن کے ہفتہ میں روزانہ سوشل گیدرنگز کا انتظام کیا۔ ساری پریسبیٹرین کلیسیا کو دعوت دی گئی کہ ہر شام کو ۶ بجے سے ۹ بجے تک ہبنٹ موریل ہائی اسکول میں فراہم ہوں اور وہاں سب کی پوری خاطر تواضع چاء۔ باجے اور گانے بجانے سے خوب کی گئی۔ تاکہ اس تہوار پر کمزور طبیعت والے لوگ آزمائش سے بچیں۔ پروگرام حسب ذیل تھا۔

تاریخ	نام سوسائٹی اور مضمون	نام میر مجلس	حاضرین کا شمار
۲۵ دسمبر ۱۹۲۳ء	چرچ کوائر سنگنگ بسولو کیرلس۔	ریورنڈ جارج کریم اللہ	۲۵۰
۲۶ دسمبر ″	گائن سبھا	منشی رام نرائن	۳۰۰
۲۷ دسمبر ″	یوروپین نائٹ	مس پیٹرسن	۴۵۰
۲۸ دسمبر	سجن سبھا	مسٹر ایل فلپ	۵۵۰
۲۹ دسمبر ″	سی۔آئی سوسائٹی	ریورنڈ جارج کریم اللہ	۴۰۰

۲۷ تاریخ کو مسٹر عیسیٰ چرن نے ہری داسی کی کہانی سنائی اور لینٹرن سلائڈس دکھلائے۔ ۲۹ویں کو سنڈے اسکول کے انعامات بزرگ مس پیٹرسن صاحبہ اپنے دست مبارک سے تقسیم فرمائے۔ مس کوپ لینڈ صاحبہ کے ذمہ جلسہ کا انتظام اور خرچ تھا۔ اور کلیسیا کے ایلڈرس یا اُن کی بیویاں اور ڈیکنس اور بزرگ عورتوں نے میز کی خدمت کی۔ یہ جلسے بڑے رونق دار اور مفید ثابت ہوئے۔ جلسوں کو ہر روز ریورنڈ اے میکلیش صاحب کلمات برکات سے رخصت کرتے تھے۔ اس سب کے لئے ہم ان سب کو جو اس کے بانی تھے آفرین کہتے ہیں۔

نمبر۲

دیسی مسیحیوں کا سالانہ میلہ

دوستوں کی سخاوت کے طفیل سے پھر نے سال کے دن مسیحیوں کا میلہ بڑی رونق کے ساتھ ہبنٹ موریل ہائی اسکول کے احاطہ میں فراہم ہوا۔ سو روپیہ سے اوپر کھیل کود وغیرہ اور دیگر اخراجات کے لئے چندہ جمع ہوگیا تھا۔ ریورنڈ اے میکلیش صاحب نے دوپہر میں ایک مختصر یونائٹڈ سروس کو انجام دیا اور اس کے بعد میلہ کو شروع کیا۔ احاطہ میں چاء اور مٹھائی کی دوکانیں لگی ہوئی تھیں۔ جھولے بھی موجود تھے۔ لوگوں نے خوب خریداری کی۔ اندر ہال میں باجا اور گانا جاری تھا اور باہر میدان میں کھیل کود۔ دوڑ اور میچز ہو رہی تھیں۔ عورتوں اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ انتظام تھا اور لڑکوں اور ہر عمر کے بچوں کے لئے علیحدہ۔ شام کو میلہ کے اختتام پر بزرگ پادری ایلڈ ریج صاحب کی میم صاحبہ نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ یہ انعام کا جلسہ نہایت ہی دلکش تھا۔ اس میلہ سے مختلف کلیسیاؤں کے درمیان آپس کا میل اور اتحاد بڑھتا ہے۔ اس کے لئے ہم انتظامی کمیٹی کا شکریہ ادا کرتے ہیں

نمبر۳

کرسچن اینڈیور ورک

ایم۔ این موز (وکیل کپورتھلہ پنجاب) نے جنرل اسمبلی ناگپور سے لوٹتے وقت اس ہفتہ میں دو روز اجمیر میں قیام فرمایا۔ آپ ایک سرگرم کرسچن اینڈیورر ہیں۔ اور ہندوستانی کلیسیا کے بڑے خیرخواہ ہیں۔ ہم لوگوں کو آپ کے پیغام کے سننے کا چار دفعہ موقع ملا۔

۶ جنوری اتوار کی شام کو آپ نے ایم۔ ای مشن گرجے میں اس آیت پر درس دیا۔ تم اُن کو کھانے کو دو۔ اور فرمایا کہ مسیحیوں کا فرض ہے کہ لوگوں کی روحانی بھوک کو مٹائیں اور بعد میں پریسبیٹرین گرجے میں دعا کے جلسہ میں وعظ کیا۔ پیر کو شام کے وقت اسکوٹش پریسبیٹرین چرچ میں عالمگیر دعا کے ہفتہ کے متعلق ایک یونائٹڈ پریئر میٹنگ قرار پائی۔ اس موقع پر ریورنڈ ڈبلیو۔ سی جیکب ایس۔ پی۔ جی مشن والے کرسی نشین تھے۔ کلام کی تلاوت کی مقررہ دعاؤں کے بعد ایم۔ ای مشن چرچ کے پادری پاسٹن صاحب اور ان کی میم صاحب نے ملکر ایک باجا سنایا۔ بعد اس کے وکیل صاحب نے ایک پرجوش درس دیا۔ جس کا مضمون تھا۔ "دیکھو خدا کا برہ"۔ آپ نے برہ کی قربانی اور مسیحی خود انکاری پر بڑا زور دیا۔ آپ کی خوش بیانی سلیس و گہری گفتگو آپ کے مذاق اور اُردو فارسی کی شاعری نے آپ کی تقریر کو نہایت دلچسپ اور پرتاثیر بنا دیا اور سامعین کے دلوں کو نہایت محظوظ کیا۔ پریئر میٹنگ کے بعد کرسچن اینڈیور سوسائٹی کا ایک خاص جلسہ فراہم ہوا۔ تاکہ موز صاحب کا اُن کی تشریف آوری اور نصیحت کے واسطے شکریہ ادا کیا جائے۔ بہت مشورہ اور ہدایت کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

مسٹر موز کرسچن اینڈیور موومینٹ کے پکے پیرو ہیں اور آپ کی تشریف آوری یہاں کی سی۔ ای سوسائٹی کے لئے ایک بڑی تحریک کا باعث ہوئی ہے۔ آپ کی زندگی یہ ثابت کرتی ہے کہ لے مین بھی کلیسیا کے سدھار اور مسیح کی بادشاہت کے پھیلانے کے لئے کتنا کچھ کر سکتے ہیں۔ ہم موز صاحب اور اُن کے اُردو اخبار سی ای کے لئے خدا سے برکت چاہتے ہیں۔

ہماری دلی خواہش ہے کہ آپ مارچ کے ماہ میں پھر یہاں راجپوتانہ کنونشن کے موقع پر تشریف لائیں اور اپنے پرتاثیر کلام سے ہم کو فائدہ پہنچائیں۔ فقط

الراقم:-

بی۔ اے۔ ایل۔ ٹی۔ اجمیر

نورافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے ÷

نوٹس

لدھیانہ پریسبٹری کا جلسہ بمقام لدھیانہ مورخہ ۲۱-۲۲ مارچ کو گرجا گھر میں ۱۰ بجے فراہم ہوگا تمام شرکیب جلسہ سے درخواست ہے کہ کم از کم دو روز پیشتر اپنی تشریف آوری کے وقت و دن سے مسٹر سردار خاں ہیڈ ماسٹر یونگ کرسچن ہائی اسکول کو مطلع فرما دیں۔ عین نوازش ہوگی۔

راقم:۔ خادم ۔ پی ۔ کے سرکار۔
سٹیڈ کلرک ۔ لدھیانہ پریسبٹری

اعلان

شمالی ہند کی سنڈ کا اجلاس شہر دہرہ دون میں بروز جمعرات بتاریخ ۱۷ اپریل دن کے بارہ بجے فراہم ہوگا۔ تمام پریسبٹریوں سے التجا ہے کہ وہ ابھی سے سنڈ کی تیاری کریں۔ بغور طلب مضامین سنڈ کے غور کے لئے خادم کو بھیج دیں۔ ایلچی جلد مقرر کئے جائیں اور وہ حاضر ہونے کے بارے میں اپنی ذمہ واری محسوس کریں۔ خزانچی مسٹر جے ڈانیل گجرات کے پاس اپنا مطلوبہ لگان بھیج دیں۔ سنڈ کی روئیداد مرت ہوئی بھیجی گئی تھی۔ مقرر شدہ کمیٹیاں جن سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ اپنی اپنی خدمت انجام دیں پادری خیالی رام صاحب کو اپنی آمد کے متعلق خبر دیں۔ باقی امورات کی اطلاع بعد ازاں کی جائیگی +

خادم ۔ اے رلا رام ۔ میر محرر۔
سنڈ شمالی ہند۔

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجیے۔

اردو کتابیں

حقیقت المسیح مسیح کی حقیقت ۔ حقیقت کا مطلب ایمان کی بنیاد ۔ مسیحی سیرت ۔ گناہ کی حقیقت ۔ معافی ۔ کفارہ کے اصول مسیحی کسے کہتے ہیں اور مسیحی سیرت صفحہ ۱۶۸ ۔ ۴ر

حقیقی عرفان ۔ از مولوی عماد الدین صاحب ۔ آدم اول اور آدم ثانی اور نئے آدم کے بیان میں صفحہ ۱۶ تقطیع کلاں قیمت ۶ پائی

حقیقی اسلام حقیقی اسلام کے پانچ رکن اور ان کا بیان ۔ محمدی اور مسیحی مذاہب کا مقابلہ کیا گیا ہے صفحہ ۴۰ ۔ قیمت ۳ پائی ۔

ہری داسی ۔ ایک بنگالی خاندان کی زندگی نقشہ جس کو شراب نے تباہ کر دیا ۔ باتصویر ٹائٹل رنگین صفحہ ۵۳ ۱ر

ہوائے زمانہ دوائے زمانہ ڈپٹی عبد اللہ آتھم صاحب کی فلسفیانہ اور مذہبی اردو و پوربی زبانوں کی ۸۶ غزلیں نظمیں اور رباعیاں بعد بارہ ماہ در زبان بیرڑہ ہمراہ میں تین دوہڑے اور سات بیت ہیں تقطیع کلاں ۱۶۲ ۱ر

حیات داؤد بمصنفہ پادری ایف بی ۔ مار صاحب بڑی تقطیع کے ۱۹۰ صفحات پر اور ۲۷ ابواب ہیں داؤد کی زندگی کا مفصل بیان درج ہے صفحہ ۱۹۰ قیمت ۸ر

حیات پولوس بمصنفہ پادری جیمس سٹاکر صاحب مقدس پولوس رسول کے سوانح حیات پر یہ کتاب بہت مشہور ہے صفحہ ۱۱۲ قیمت ۸ر

گیتا ولی بچوں کے لئے پادری المن صاحب کے ہندوستانی گیت ۔ اس کتاب کی صرف چند جلدیں رہ گئی ہیں ۔ شائد پھر نہ مل سکے ۔ لہذا آج ہی ایک جلد منگوا لیں صفحہ ۱۵۲ قیمت ۶ر

نوٹ ۔ ۸ر سے کم قیمت کتاب کا وی پی نہ بھیجا جائیگا ۔ اس لئے کتاب کی قیمت اور محصولڈاک کیلئے پیسٹیج ٹکٹ آنے چاہئیں

الذاکر سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان ۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے استاد صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں المشتہر ۔ پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یونگ کرسچن ہائی سکول لدھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصہ سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے نرخ خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالب علم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری کا ⅔ ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جزکشا ۱عہ سے ۱لعہ تک گرد کو نول ۸عہ سے ۸عہ تک مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم ۔ اے مینیجر نورافشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔